176324 ـ شادی کے بعد بیوی میں خلقي عیب ظاہر ہوا تو کیا کرے ؟

سوال

میری شادی کو ایك سال سے زائد ہوا ہے، وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ انکشاف ہوا کہ میری بیوی کے چہرے پر بال اگتے ہیں جیسا کہ مرد ہو، اس لیے میرا اس سے دور رہنے لگا شادی سے قبل میں نے اسے پوچھا تھا کہ وہ کسی مشکل یا عیب کا شکار تو نہیں، تو اس نے نفی میں جواب دیا تھا.

لیکن اب اس میں اس عیب کا انکشاف ہوا ہے..! وہ عورت تو بہت اچھی ہے، لیکن ا باس مشکل اور عیب کی بنا پر اس سے میری محبت آہستہ آہستہ کم ہوتی جا رہی ہے، اس کا بنیادی سبب ہارمون میں خلل ہے، حتی کہ اس کی بنا پر ہی اسے حمل نہیں ہوتا، برائے مہربانی میری راہنمائی کریں کہ اب میں کیا کروں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اصل میں ہر وہ چیز جو خاوند اور بیوی کے مابین نفرت کا سبب و باعث ہو، اور اس سے نکاح کا مقصد محبت و الفت اور مودت حاصل نہ ہو تو نقصان پانے والے فریق کو فسخ نکاح کا حق حاصل ہو جاتا ہے، جب اسے نکاح سے پہلے اس حالت کا علم نہ ہو.

شادی سے قبل اگر اس عورت یا اس کے ولی کو عیب کا علم تھا، اور انہوں نے خاوند سے یہ چیز چھپا کر رکھی تو پھر خاوند کو فسخ نکاح کا حق حاصل ہے، اور وہ نکاح فسخ کر کے مہر کی واپسی کا مطالبہ کر سکتا ہے.

مزید تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (103411) کے جواب کا مطالعہ کریں.

دوم:

اگر شادی کے بغیر عورت میں کوئی ایسا عیب پیدا ہو جائے جو خاوند کو بیوی سے متنفر کر دے، مثلا داڑھی نکل آنا یا بیوی کا بانجھ ہونا.. تو بھی جمہور کے ہاں خاوند کو نکاح فسخ کرنے کا حق حاصل ہے، لیکن مالکیہ کے ہاں اسے فسخ نکاح کا حق حاصل نہیں.

الموسوعة الفقهية میں درج ہے:

" جمہور فقہاء اس پر متفق ہیں کہ عقد نکاح سے پہلے قدیم ، اور اس سے ملا ہوا، اور اس کے بعد پیدا ہونے والا عیب اختیار کے ثبوت میں برابر ہے؛ کیونکہ عقد نکاح نفع پر کیا جاتا ہے، اور عقد نکاح کے بعد عیب پیدا ہونے سے اختیار ثابت ہو گا، بالکل اسی طرح جیسا کہ اجارۃ یعنی مزدوری میں ہوتا ہے لیکن فقہاء کے ہاں اس میں کچھ اختلاف پایا جاتا ہے:

مالکیہ بیان کرتے ہیں عقد نکاح سے پہلے یا پھر اس کے بعد عقد کے کچھ مدت بعد اس سے ملا ہوا اختیار کو ثابت کر دیتا ہے، لیکن وہ عیب جو عقد نکاح پر اچانك پیدا ہو جائے اور وہ بیوی میں ہو تو خاوند کو مطلقا اختیار نہیں، کیونکہ یہ ایك مصیبت آئی ہے، طلاق کے ذریعہ اس سے چھٹکارا پانا ممکن ہے.

لیکن عقد نکاح کے بعد خاوند میں پیدا ہونے والا عیب اگر ایسا ہو کہ اس کا نقصان و ضرر بہت زیادہ ہو، تو پھر بیوی کو اختیار ہے؛ کیونکہ اس سے خاوند کے ساتھ رہنا ممکن نہیں، اور اگر عیب تھوڑا سا ہو تو پھر اختیار نہیں " انتہی

دیکھیں: الموسوعة الفقهية (29 / 71).

سوم:

جب شادی کے بعد بیوی میں کوئی عیب پیدا ہونے کی بنا پر خاوند کے لیے حق فسخ ثابت ہو جائے تو وہ فسخ نکاح کا مطالبہ کر سکتا ہے، لیکن وہ عورت کے ولی سے مہر یا کسی اور چیز کا مطالبہ نہیں کر سکتا، کیونکہ اس عیب میں عورت کا کوئی ہاتھ نہیں، کہ ہم کہیں عورت نے اپنا عیب چھپا کر خاوند کو دھوکہ دیا ہے.

الاقناع میں درج ہے کہ:

" عقد نکاح کے بعد چاہے رخصتی کے بعد ہی ہو عیب پیدا ہونے سے اختیار ثابت ہو جاتا ہے... اور اگر نکاح کے بعد عیب ہونے پر فسخ نکاح رخصتی و دخول کے بعد ہو تو خاوند کو مہر واپس نہیں ملےگا، کیونکہ دھوکہ نہیں ہوا؛ اور اس لیے بھی کہ اللہ تعالی کے علاوہ کوئی علم غیب نہیں رکھتا " انتہی

دیکھیں: كشاف القناع (5 / 111).

لیکن ہم آپ کو یہی نصیحت کرتے ہیں کہ آپ فسخ نکاح میں جلد بازی مت کریں، خاص کر جب آپ بیان کر رہے ہیں کہ آپ کی بیوی اچھی ہے، آپ اپنی بیوی کا علاج کرائیں.

اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" اللہ تعالی نے جو بھی بیماری نازل کی ہے، اس کی شفا و علاج بھی نازل فرمایا ہے، جس نے اسے جان لیا جان لیا، اور جو اس سے جاہل رہا وہ جاہل رہا "

مسند احمد حدیث نمبر (3397) علامہ البانی رحمہ اللہ نے السلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور اگر اسباب و علاج کے بعد بھی مطلوب حاصل نہ ہو اور اگر آپ اپنی بیوی کو اپنے نکاح و عصمت میں رکھ کر دوسری شادی کر سکتے ہوں تو یہ اسے طلاق دینے سے بہتر و افضل ہے.

اور اگر آپ ایسا نہیں کر سکتے، اور دونوں بیویوں کو رکھنا مشکل ہو تو پھر آپ اسے چھوڑ سکتے ہیں، کیونکہ یہاں ایسا سبب پایا جاتا ہے جو نکاح کے مقصد کے حصول میں رکاوٹ ہے، یعنی محبت و مودت اور الفت اور اولاد لطف اندوزی نہیں.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

{ اور اگر وہ دونوں علیحدہ ہو جائيں تو اللہ تعالی اپنی وسعت سے ہر ایك کو غنی کر دیگا، اور اللہ تعالی بہت وسعت والا حکمت والا ہے }النساء (130).

واللہ اعلم